

کریسمس کی شرعی حیثیت



انوارالاسلام، چشتیاں شریف

لکھی کمیٹی کی

شرعی حیثیت

مرتبہ

قاری محمد عبداللہ شاہد حنفی

فاضل تجوید و قراءت، تنظیم المدارس پاکستان

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

جنرل سیکریٹری بزم رضا، چشتیاں شریف

انوار الاسلام

دربار چوک، پرانی چشتیاں شریف، بہاول نگر، پنجاب، پاکستان

0334-7049313

0303-4357576

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَ عَلَیْ اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

زَنُوْرٍ مُحَمَّدٍ جَہَاں رُوْشَن اَسْت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ پورے ملک میں جگہ جگہ لکی کمیٹیاں شروع ہو چکی ہیں۔ ہمارے پاس کئی ایک طرح کی لکی کمیٹیوں کے پمفلٹ موجود ہیں۔ جس میں مختلف طرح کی شرائط درج ہیں۔ وہ شرائط

یہ ہیں:

1- کمیٹی کی مدت 42 ماہ ہوگی۔ ہر ماہ قسط 1300 روپے ہوگی۔ ہر ماہ قرعہ اندازی اور دیگر انعامات بھی ہوں گے۔

2- کل ممبر 300، کل موٹر سائیکل 300، جس کا نام نکلے گا اسے فوراً موٹر سائیکل دے دی جائے گی۔ اور بقیہ قسطیں معاف۔

3- 258 ممبران کو 42 ماہ بعد موٹر سائیکل ملے گی۔

4- ایک قسط شارٹ ہونے کی صورت میں ممبر کا نام قرعہ میں شامل نہ ہوگا اور کمیٹی جاری رکھنے کی صورت میں اسے 200 روپے مزید جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

5- دو اقساط شارٹ ہونے کی صورت میں ممبر شپ کینسل اور رقم واپس نہ ہوگی۔

6- موٹر سائیکل کی حاضر قیمت مثلاً 54000 روپے ہے۔ قیمت بڑھنے پر اضافی رقم کی ادائیگی ممبر کے ذمہ ہوگی۔

7- ایڈوانس موٹر سائیکل حاصل کرنے کے لیے 15000 روپے ادا کرنا ہوں گے۔ جن کا بعد میں کوئی لین دین نہ ہوگا۔ اس میں پھر دو صورتیں ہوتی

ہیں۔ ایک یہ کہ ایڈوانس موٹرسائیکل لینے والے کا نام قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے گا۔ نام نکلا تو بقیہ قسطیں معاف اور 15000 روپے واپس نہ ملیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ قرعہ اندازی میں نام شامل نہ ہوگا اور مکمل 42 ماہ قسطیں ادا کرنا ہوں گی اور 15000 روپے واپس نہ ملیں گے۔

8- ایڈوانس موٹرسائیکل حاصل کرنے والا ممبر دوران سکیم موٹرسائیکل فروخت نہیں کر سکتا۔

ان شرائط کی موجودگی میں شریعت کا حکم کیا ہے؟ اگر حکم ناجائز کا ہے تو وجوہات کی تفصیل درکار ہے۔ جو کمیٹی ڈال چکا ہو اسے معلوم ہوا کہ ناجائز ہے، اس کی خلاصی کی صورت کیا ہوگی؟ اور جو یہ کاروبار سرے سے جائز طریقے سے کرنے کا طلب گار ہو اس کے لیے سبیل کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب۔

مذکورہ شرائط کی بنا پر حکم شرعی یہ ہے کہ یہ ناجائز و حرام ہے۔ اور لکی کمیٹی جو مذکورہ صورت میں کچھ کمی بیشی کے ساتھ رائج ہے اس سے متعلق عمومی حکم بھی یہی ہے۔ لہذا مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ ان کمیٹیوں اور اس طرح کے غیر شرعی لالچ دینے والوں سے کوسوں دور رہیں۔ اور اگر کوئی حیلے بہانے یا باطل دلیلوں کی بنیاد پر اس کے اپنے پاس سے فضائل و برکات سنائے تو تشفی و وسوس کی کاٹ کے لیے علمائے کرام سے راہنمائی لی جائے۔

چوں کہ یہ وبا پورے ملک میں پھیل چکی ہے۔ حکومت اور علمائے کرام کے لیے ضروری ہے کہ ”امر بالمعروف و نہی عن المنکر“ کا جذبہ لے کر حتی الوسع اس کی روک تھام کریں۔ آج ہمارے لوگ کام شروع کرنے سے پہلے اس بات کی زحمت ہی محسوس نہیں کرتے کہ شریعت اس کی اجازت بھی دیتی ہے یا نہیں؟ مزید ستم کہ حلال و حرام کا امتیاز کیے بغیر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ بل کہ کچھ لوگ تو ناجائز کو بھی جائز سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں ان فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

وجوہات کی تفصیل:

کچھ یوں ہے کہ یہ جوئے کی نئی قسم ہونے کی بنا پر جوئے کے زمرے میں آتی ہے۔ علامہ سید امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو اکھینے والوں میں سے ہر ایک اپنا مال اپنے ساتھی کو دینے اور اپنے ساتھی کا مال لینے کو (شرط کے ساتھ) جائز سمجھتا ہے۔ اور یہ نص قرآن سے حرام ہے۔“

(رد المحتار جلد 5، صفحہ 258، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اور مذکورہ کمیٹی میں بھی ایک ممبر دوسرے کے مال کو بغیر کسی سبب شرعی کے حاصل کرنے کے لیے حریص ہوتا ہے۔ اور یہی جو ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ
وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ۔

”اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانے یہ سب گندے
شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“ (المائدہ، آیت: 90)

اور قرآن پاک میں ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ۔

”اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت
کھاؤ۔“ (النساء، آیت: 29)

اگر مروجہ لکی کمیٹی کو خرید و فروخت قرار دیا جائے تو بھی اس میں متعدد
خرابیاں ہیں۔

ایک وجہ یہ کہ شرعاً یہاں موٹر سائیکل کی خرید و فروخت ہے اور خرید و فروخت
میں یہ ضروری ہے کہ خریدنے والے کو معلوم ہو کہ میں یہ چیز کتنے میں خرید رہا ہوں۔
اور یہاں کسی کو معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ

دوسری شرط کی موجودگی میں کسی کو بھی معلوم نہیں کہ موٹر سائیکل کتنی قیمت
پر ملے گی۔ جیسے جس کی پہلی کمیٹی نکلی اسے موٹر سائیکل 1300 روپے کی۔
حالاں کہ اسے بھی معلوم نہیں تھا کہ مجھے اتنے کی ملے گی۔ اسی طرح
دوسرے کو 2600 روپے کی۔

وَعَلَىٰ هَذَا الْقِيَاسِ۔

البدائع الصنائع میں ہے:

اما جهالة الثمن فلانه اذا لم يسم لكل واحد منهما
ثمنا فلا يعرف ذلك الا بالحزر والظن فكان الثمن
مجهولا۔ و جهالة احدهما تمنع صحة البيع۔

ترجمہ: ”جہالتِ ثمن یہ ہے کہ بائع (بیچنے والا) اور مشتری (خریدار)
دونوں کو قیمت کا پتہ نہ ہو۔ وہ قیمت کو اندازے اور گمان سے
متعین کریں۔ بیع (بیچی جانے والی شے) اور ثمن (قیمت) کی
جہالت خرید و فروخت کے مانع ہے۔“

(البدائع الصنائع، کتاب البيوع، فصل في شرائط الصحة في البيوع، جلد 5 صفحہ 157، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اور دوسری خرابی اس موٹر سائیکل کی خرید و فروخت میں یہ ہے کہ رسول اللہ
ﷺ کے حکم کی صاف خلاف ورزی ہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ جو چیز تمہارے
پاس موجود نہیں، اس کی خرید و فروخت نہ کرو۔ اور ان کے پاس یقینی طور پر موٹر سائیکل
موجود نہیں ہوتی بل کہ جب کسی کا نام نکلتا ہے اس وقت موٹر سائیکل مارکیٹ سے لا کر
دیتے ہیں۔ سنن نسائی میں ہے

عن حکیم بن حزام قال: سالت النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فقلت: یا رسول اللہ، یاتینی الرجل
فیسالنی البیع لیس عندی ابیعه منه، ثم ابتاعه له من
السوق، قال: لا تبع ما لیس عندک۔

ترجمہ: ”حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، میں نے
رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں سوال کیا: یا رسول اللہ
ﷺ میرے پاس کوئی آتا ہے اور مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتا
ہے جو میرے پاس نہیں ہوتی تو کیا میں یوں کر سکتا ہوں کہ اسے
بیچ دوں اور پھر بعد میں بازار جاؤں اور وہاں سے لا کر اسے

دے دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس چیز کو ہرگز نہ بیچو جو تمہارے پاس ہے ہی نہیں۔“

(سنن نسائی، کتاب البیوع، باب بیع مالیس عند البائع جلد 7، صفحہ 289، حلب)

نمبر 3 میں بیان کردہ شرط کہ 258 کو 42 ماہ بعد تمام کمیٹیاں پوری کرنے پر موٹر سائیکل ملے گی۔ ان کے حق میں بھی جائز نہیں کہ وہی خرابیاں ہیں جو اوپر بیان ہوئیں۔ اور یہ کہنا کہ 258 کو تو ساری کمیٹیاں دینی ہوں گی۔ لہذا ان کے حق میں مذکورہ حکم نہ ہونا چاہیے تو اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ کہ عقد ہی ناجائز ہو اور یہ اس ناجائز عقد میں شریک تھے۔ نیز اگرچہ انہوں نے ساری کمیٹیاں جمع کروانی ہیں لیکن جن 258 افراد نے ساری کمیٹیاں جمع کروانی ہیں وہ کون سے ہیں؟ یہ بھی کوئی معلوم نہیں۔ تو جہالت اپنی جگہ برقرار رہی۔ پھر اگر بفرض محال معلوم بھی ہو جائے تو بیع معدوم (یعنی جو شے بیچی جا رہی ہے وہ موجود نہیں) جس کی ممانعت اوپر حدیث میں گزری۔

پھر اگر یوں بھی کر لیا جائے کہ تمام ممبرز پوری رقم ادا کریں گے۔ کسی کو معافی نہیں ہوگی تب بھی یہ ناجائز ہے کہ اس میں دیکھا جائے گا کہ جو قسطیں جمع کروائی جاتی ہیں وہ کس مد میں ہیں؟ اگر کہا جائے کہ وہ روپے ایڈوانس جمع کروائے جاتے ہیں اور بیع بعد میں ہوتی ہے اور عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔ تو یہ قرض سے نفع ہے۔ امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

”اور اسی بنا پر لیتا ہے تو اگرچہ بیع نہ سہی مگر قرض کے ذریعہ نفع حاصل کرنا ہوا

اور وہ سود ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

”کل قرض جر منفعة فهو ربا۔“

ترجمہ: ”جو قرض نفع کھینچے وہ سود ہے۔“

(کنز العمال، حدیث 15516، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت 238/6، بحوالہ فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 588، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

و یکرہ ان یقرض بقالا درهما لیاخذ منه ای من البقال
به ای بالدرهم ما یحتاج من الطعام وغیرہ الی ان
یستغرقه ای الدرهم فانہ قرض جر نفعاً وهو منہی عنہ۔

یعنی یہ مکروہ ہے کہ کسی سبزی فروش وغیرہ کو قرض دیا جائے پھر اس کے بدلے اس سے بقدر ضرورت سبزی لی جائے۔ حتیٰ کہ قرض پورا ہو جائے کہ یہ قرض سے نفع حاصل کرنا ہے۔ جس سے شرع نے منع فرمایا ہے۔

(مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر، فصل فی البیع، جلد نمبر 4، صفحہ 225، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اور اگر کہا جائے کہ بیع پہلے ہو جاتی ہے پھر قسطیں پوری ہونے پر موٹر سائیکل دی جاتی ہے تو یہ بھی ناجائز ہے کہ جو چیز مالک کی ملک میں موجود ہی نہیں اس کی بیع ہو رہی ہے جو کہ ناجائز ہے جیسا کہ اوپر گزرا۔

اور اگر اسے بالفرض بیع استصناع (آرڈر پر چیز بنوانا) بتایا جائے تب بھی ناجائز ہے کہ بیع استصناع میں آرڈر پر چیز تیار کروائی جاتی ہے اور اس کی مدت تیس دن سے کم ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت، حصہ یازدہم، جلد 2، صفحہ نمبر 808، مکتبۃ المدینہ)

اور اگر یہ بیع سلم ہو (یعنی خریدار قیمت فوراً دے اور بیچنے والا چیز بعد میں دے) پھر بھی ناجائز ہے کہ بیع سلم میں پورے پیسے پہلے دینا ضروری ہے۔

(بہار شریعت، حصہ یازدہم، جلد 2، صفحہ 795، مکتبۃ المدینہ)

بل کہ یہ تو ادھار کے بدلے ادھار بیع ہے۔ یعنی رقم بھی ادھار چیز بھی ادھار۔ اور اس سے حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (سنن دارقطنی، کتاب البیوع،

حدیث 269، نشر السنہ ملتان 71/3)

چوٹھی شرط میں بھی خرابی ہے کہ ثمن (قیمت) کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے جب معاملہ طے کیا جائے۔ نہ کہ اس وقت جب شے سپرد کی جائے۔ اور دوسرا یہ کہ اس میں جو کمیٹی لیٹ ہونے پر جرمانہ رکھا گیا ہے۔ یہ بھی ناجائز ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

”لا يجوز لاحد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعى و فى شرح الاثار للامام الطحاوى رحمه الله تعالى التعذير بالمال كان فى ابتداء الاسلام ثم نسخ“

ترجمہ: ”مسلمانوں میں سے کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ بغیر کسی سبب شرعی کے کسی کا مال حاصل کرے اور شرح آثار امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے کہ مالی تعذیر (رقم یا مال کی صورت میں جرمانہ) شروع اسلام میں تھی پھر منسوخ ہو گئی۔“

(ردالمحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، جلد 4، صفحہ 61، دار الفکر، بیروت)

پانچویں شق کہ جس کی دو یا تین کمیٹیاں جمع نہ ہوئیں تو اس کی پچھلی رقم ضائع ہو جائے گی۔ ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ حرام سخت حرام، اس قدر حرام کہ حقوق اللہ و حقوق العباد دونوں کے گناہ میں گرفتار ہوگا۔ قرآن پاک میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔

ترجمہ: ”اے ایمان والو! آپس میں اپنے مال ناجائز طریقہ سے نہ

کھاؤ۔“ (سورۃ النساء، آیت: 29)

چھٹی شرط (کہ قیمت بڑھنے پر اضافی رقم کی ادائیگی ممبر کے ذمہ ہوگی) بھی ناجائز ہے کہ رقم کا اعتبار معاملہ طے کرتے وقت ہے نہ کہ شے سپرد

کرتے وقت۔ اسی طرح اس میں جہالت بھی پائی جا رہی ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے ظاہری جہالت ختم بھی کر دیں تو پھر دوسری وجہ سے حرام ہے کہ عقد ہی ناجائز ہوا ہے۔

ساتویں شرط کہ ایڈوانس موٹر سائیکل لینے والے کو 15000 روپے ادا کرنے ہوں گے۔ اور اس کی پہلی صورت کہ قرعہ میں نام ہوگا اور جب نام نکلے گا تو بقیہ شرطیں معاف۔ یہ ابراء (معافی) ہے۔ اور ابراء کو کسی شرط پر معلق کرنا (جیسے قرعہ پر) درست نہیں۔ عامہ کتب فقہ میں تصریح (یعنی فقہ کی کتابوں میں وضاحت) ہے کہ ”لان الابرء لا یصح تعلیقہ بالشرط“ یعنی معافی کو شرط کے ساتھ معلق کرنا درست نہیں۔ الا (مگر) یہ کہ وہ شرط متعارف (یعنی معلوم) ہو (تو شرط پر معلق کرنا درست ہے) جیسا کہ علامہ علاء الدین ہسکفی رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار 233/7، باب ما یبطل بالشرط الفاسد ولا یصح تعلیقہ بہ میں اس کی تصریح فرمائی کہ ”الابرء عن الدین لانه تملیک من وجہ الا اذا کان الشرط متعارفاً“ اور اگر ابراء (معافی) کے قرعہ پر معلق کرنے کی شرط کو متعارف مان بھی لیا جائے پھر بھی جائز نہیں۔ کیوں کہ

آٹھویں شرط موجود ہے کہ دوران سکیم یہ شخص موٹر سائیکل فروخت نہیں کر سکتا۔ حالاں کہ یہ شرط فاسد ہے۔ اور اس سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ معجم الاوسط 335/4 پر یہ حدیث موجود ہے کہ ”نہی عن بیع و شرط“ (یعنی بیع میں کوئی شرط لگانا منع ہے)

نیز ابراء (معافی) کے قرعہ پر معلق ہونے کے درست نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بقیہ رقم معاف نہ ہوگی۔ بل کہ اگر انتظامیہ باقی رقم بھی لینا چاہے تو شرعاً سے حق ہوگا۔ اور ایڈوانس موٹر سائیکل لینے کی دوسری صورت کہ اس کا نام قرعہ میں نہیں

ڈالا جائے گا اور اسے بقیہ 42 ماہ کی اقساط جمع کروانی ہوں گی۔ اس صورت میں بھی جائز نہ ہوگی کیوں کہ آٹھویں شرط کا تعلق اس کے ساتھ بھی ہے۔ نیز ایڈوانس موٹرسائیکل لینے میں بیسیوں خرابیاں ہوں گی۔ جیسے کوئی قسط لیٹ ہوئی تو کیا ہوگا؟ دو اقساط لیٹ ہوئیں تو پھر کیا صورت ہوگی؟ وغیر ذالک۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر یہ کمیٹی ناجائز و حرام ہے۔

خلاصی کی صورت

جو بسبب لاعلمی کے اس کمیٹی کے جال میں پھنس چکا۔ اس کی خلاصی کی صورت یہ ہے کہ وہ یہ عقد ختم کر دے اگرچہ شرعاً یہ کسی عقد کے تحت داخل نہیں سوائے اس کے کہ اسے قرض مانا جائے کہ موٹرسائیکل کے معدوم (یعنی موجود نہ) ہونے کی وجہ سے بیع باطل^(۱) ہے۔ اور بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ شے پر اگر خریدار کا قبضہ بھی ہو جائے تب بھی خریدار اس کا مالک نہیں ہوگا۔ اور خریدار کا وہ قبضہ قبضہ امانت قرار پائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ یازدہم، جلد 2، مکتبہ المدینہ)

دررالحکام شرح غرر الاحکام 226/2 پر ہے:

لان بیع المعدوم باطل فلا یصح تملیکا بلفظ البیع والشراء۔
یعنی ظاہراً یہ موٹرسائیکل کی خرید و فروخت لگتی ہے جب کہ حقیقتاً اسے خرید و فروخت سے کچھ علاقہ نہیں۔ محض دفعہ فتنہ اور اپنی رقم کے ڈوبنے کے خطرے کے پیش نظر انتظامیہ سے کہہ دے کہ میں موٹرسائیکل نہ لوں گا۔ اگر وہ اس کی جمع شدہ رقم ابھی سے دیں تو اللہ عزوجل ان کا بھلا کرے ورنہ قسطیں جمع کرائے اور آخر میں جتنی رقم جمع کروائی تھی وہ واپس لے۔ جس کا واپس کرنا کمیٹی انتظامیہ پر فرض ہوگا۔ اللہ عزوجل انہیں اس کی توفیق دے۔ اور اگر کمیٹی انتظامیہ خوف خدا کے پیش نظر اس باطل امر کو ختم

(۱) یعنی جس صورت میں بیع کا کوئی رکن نہ پایا جائے یا وہ چیز خرید و فروخت کے قابل ہی نہ ہو۔ (بہار

شریعت جلد 2، حصہ 11 صفحہ 692، مکتبہ المدینہ)

کرنا چاہے تو شرعی لحاظ سے انتظامیہ پر کسی کو موٹر سائیکل دینا ضروری نہیں۔ بل کہ نہ دینا ضروری ہے۔ ہاں جو رقم جتنی، جس کی، ان کے پاس جمع ہے، اسے ہر ایک کو واپس کرنا لازمی و ضروری بل کہ شرعاً بہت بڑا فرض ہے کہ نہ دینے میں آخرت میں بڑے عذاب کی وعید ہے۔ لہذا آئندہ ہر ایک کی جمع پونجی ہی اسے لوٹائی جائے، موٹر سائیکل ہرگز نہ دی جائے۔ اور اگر بالفرض اسے بیع باطل نہیں بل کہ فاسد^(۱) ہی تصور کیجئے تو پھر بھی حکم وہی ہے جو لکھ دیا گیا، کچھ تبدیلی نہ ہوگی کہ فاسد ہوئی تو اسے بھی فسخ (ختم) کرنا واجب ہے جب کہ موٹر سائیکل عاقد (عقد کرنے والا، یہاں خریدار مراد ہے) کے پاس موجود ہو۔ الاختیار میں ہے:

ولهذا كان (لكل واحد من المتعاقدين فسخه) ازالة
للخبث و رفعاً للفساد۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، جلد 2 صفحہ 22، بیروت)

عاقد (خریدار) کے پاس موجود ہونے کی قید اس وجہ سے لگائی کہ اگر اس کے پاس موجود نہ ہو تو پھر فسخ (ختم) کرنا محال (مشکل) ہے۔

”لان الفسخ بدونه محال“ کما هو مصرح فی الکتب۔

ضروری تنبیہ

جس نے مذکورہ اسکیم کے تحت موٹر سائیکل لی اس پر فرض ہے کہ موٹر سائیکل واپس کرے اور ان سے اپنی جمع کردہ مقدار برابر رقم لے۔ اور جتنا عرصہ موٹر سائیکل استعمال کی اس کے عوض کچھ لینا دینا نہیں۔ اگرچہ کتنا ہی عرصہ چلائی ہو کہ وہ مثل غصب (چھینی ہوئی چیز کی طرح) ہے۔ اور غصب سے نفع حاصل کرنے کا عند الاحناف تاوان (چٹی) نہیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ غصب شدہ شے وقف ہو یا مال یتیم تو پھر تاوان ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے:

(۱) اگر رکن بیع یا محل بیع میں خرابی نہ ہو یعنی ایجاب و قبول میں یا چیز میں خرابی نہ ہو بل کہ اس کے علاوہ کوئی

اور خرابی ہو تو بیع فاسد ہے۔ مثلاً کوئی ایسی شرط لگانا جو عقد کے تقاضے کے خلاف ہو۔

منافع الغصب استوفاهما او عطلها فانها لا تضمن
عندنا الا ان يكون المغصوب وقفا للسكنى او
للاستغلال او مال یتیم۔

ترجمہ: ”غصب کے منافع اگر کسی نے حاصل کیے یا معطل کیے تو
ہمارے نزدیک اس کا کوئی تاوان نہیں لیا جاسکتا الا (مگر) یہ کہ
مغصوبہ (چھینی ہوئی) چیز وقف کی ہو یا منافع حاصل کرنے کے
لیے تیار کی گئی ہو یا یتیم کا مال ہو۔“

(ردالمحتار، کتاب الغصب، جلد 6، صفحہ 206، دارالفکر، بیروت)

اگرچہ کتنا ہی عرصہ اسے چلایا ہو اور اس استعمال کرنے کی وجہ سے کتنی ہی
مارکیٹ Value کم ہوئی ہو۔ اس کا بھی کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔ ہاں البتہ اگر موٹر
سائیکل کی کوئی چیز اس کے استعمال کی وجہ سے ٹوٹ گئی، خراب ہو گئی ایسی کہ ناکارہ ہو
گئی تو اس کا خرچہ ضرور لیا جاسکتا ہے۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

النقصان انواع اربعة فالاول بتراجع السعر وهو لا
يوجب الضمان في جميع الاحوال اذا رد العين في
مكان الغصب والثاني بفوات اجزاء العين يوجب
الضمان في جميع الاحوال۔ مختصرا

ترجمہ: ”نقصان کی چار قسمیں ہیں پہلی یہ کہ چیز کی بازاری قیمت کے
حوالے سے کچھ نقصان ہوا ہو (یعنی قیمت کم ہو گئی ہو) تو کسی
صورت میں اس کا تاوان نہیں لیا جاسکتا جب کہ مغصوبہ چیز
واپس کر دی جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ چیز کے اجزاء
میں سے کسی جز کے ہلاک ہو جانے کا نقصان ہوا ہو تو ہر حال
میں اس کا تاوان لیا جاسکتا ہے۔“

(ردالمحتار، کتاب الغصب، جلد 6، صفحہ 188، دارالفکر، بیروت)

اگرچہ ٹوٹی شے کا خرچہ لینا دینا جائز ہے البتہ بہتر یہی ہے کہ باہم ایک دوسرے کو معاف کر دیا جائے کہ شرعی حدود سے باہر نکلنے میں دونوں برابر ہیں، انتظامیہ نے کمیٹی ڈالنے کی سہولت میسر کی، اس نے ناجائز سہولت حاصل کی۔ جب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دونوں ہی مجرم ہیں تو اب ایک دوسرے پر زیادتی کر کے مزید ناجائز و حرام کام میں مبتلا ہو کر مزید اللہ عزوجل کے مجرم بن کر اس کے عذاب کو دعوت نہ دیں۔ بل کہ پیار و محبت و درمیانی جائز راہ نکالتے ہوئے علمائے کرام سے رہ نمائی لیتے ہوئے مطابق شرع فیصلہ کریں۔ اور اللہ عزوجل کی نافرمانی سے توبہ کریں۔

کمیٹی کے جائز ہونے کی صورت

اس کے جواز کی صورت یہ ہے کہ جتنے ممبر ہیں اتنی موٹر سائیکل اپنی ملکیت میں لائی جائیں اور پھر ہر ایک کو فروخت کی جائے۔ اور کس کی موٹر سائیکل کون سی ہے وہ بھی متعین کرنا ہوگی۔ رقم بھی متعین کر کے پوری پوری قسطیں وصول کی جائیں، معافی بالکل نہ ہو (جب اسے موٹر سائیکل ملے تو اس کے بعد وہ اسے فروخت بھی کر سکے) ہاں البتہ جب تک مکمل قیمت وصول نہ ہو موٹر سائیکل اپنے پاس ہی رکھنے کی شرعاً اجازت ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ اگر بعض ثمن (رقم) فوراً ہو۔ اور بعض بعد میں تو بائع (بیچنے والے) کو اختیار ہے کہ وہ ساری چیز کو اپنے قبضے میں رکھے۔ جب تک تھوڑی سی بھی رقم ابھی باقی ہو۔

(کتاب البیوع، فصل الاول، فی جس المبیع بالثمن، جلد 3، صفحہ 15، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اب اگر ان شرائط کے ساتھ بائع اپنی طرف سے کسٹمرز کو کوئی انعام بھی دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

نوٹ: کچھ لوگوں نے کمیٹی تو یہی شروع کی ہوئی ہے۔ لیکن اس کا نام لکی کمیٹی نہیں ہے اگر ان میں بھی مذکورہ غلط شرائط ہیں تو ان سے بھی بچنا ضروری ہے۔

نوٹ: ہم نے یہاں صرف موٹر سائیکل کا ذکر کیا ہے اس طرح کی باقی تمام چیزوں کی کمیٹیوں کو اس پر قیاس کر لیا جائے۔

بہر کیف اس کے جواز کے جتنے راستے ہیں، انتہائی مشکل ترین اور فی زمانہ عوام کے لیے ناقابل عمل ہیں۔ موٹر سائیکل حاصل کرنے کے لیے ہمارے زمانے میں کئی ایک آسان اور جائز طریقے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ (واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم)

جن لوگوں کو اس کے ناجائز و حرام ہونے کا علم ہو چکا اور پھر بھی وہ اس کام سے باز نہ رہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی حیثیت کے مطابق ان کا بائیکاٹ کریں۔ حضور ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے ”تم میں جو شخص بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے یعنی اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔“ (صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان، باب کون انہی عن المنکر من الایمان..... الخ)

آج ہمارے لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو ہمیں اپنے اندر جھانک کر دیکھنا ہوگا کہ کہیں ہم کسی حکم کی نافرمانی تو نہیں کر رہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمانِ عالی شان ہے۔ ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یا تو تم اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے۔ یا اللہ تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔“

(سنن ترمذی، کتاب النتن، باب ما جاء فی الامر بالمعروف..... الخ)

لہذا یہ صرف کسی ایک طبقے کی ذمہ داری نہیں کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں۔ بل کہ یہ پوری امت کا خاصہ ہے۔

پیارے آقا ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔ ”چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر جب کہ وہاں بری بات کی

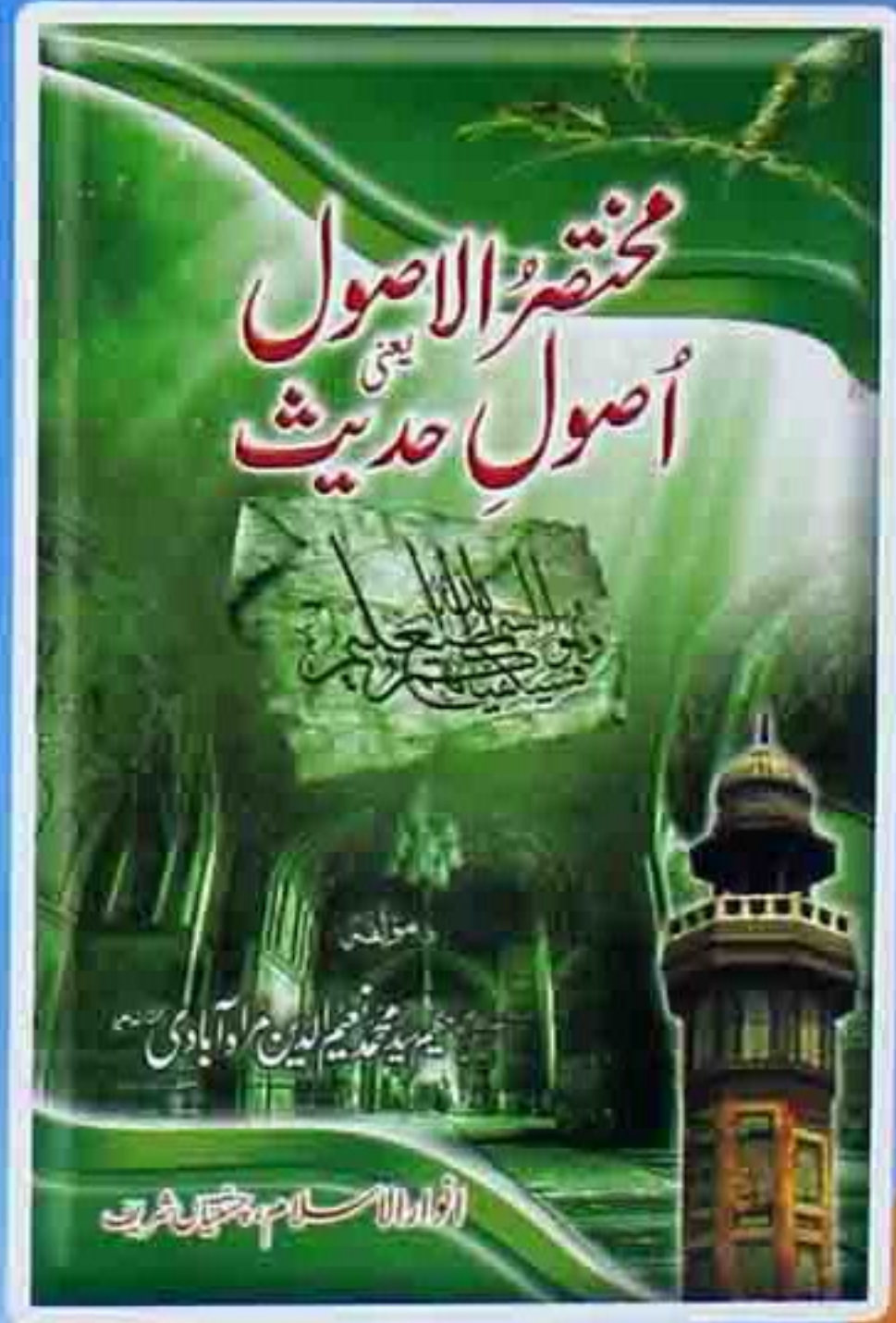
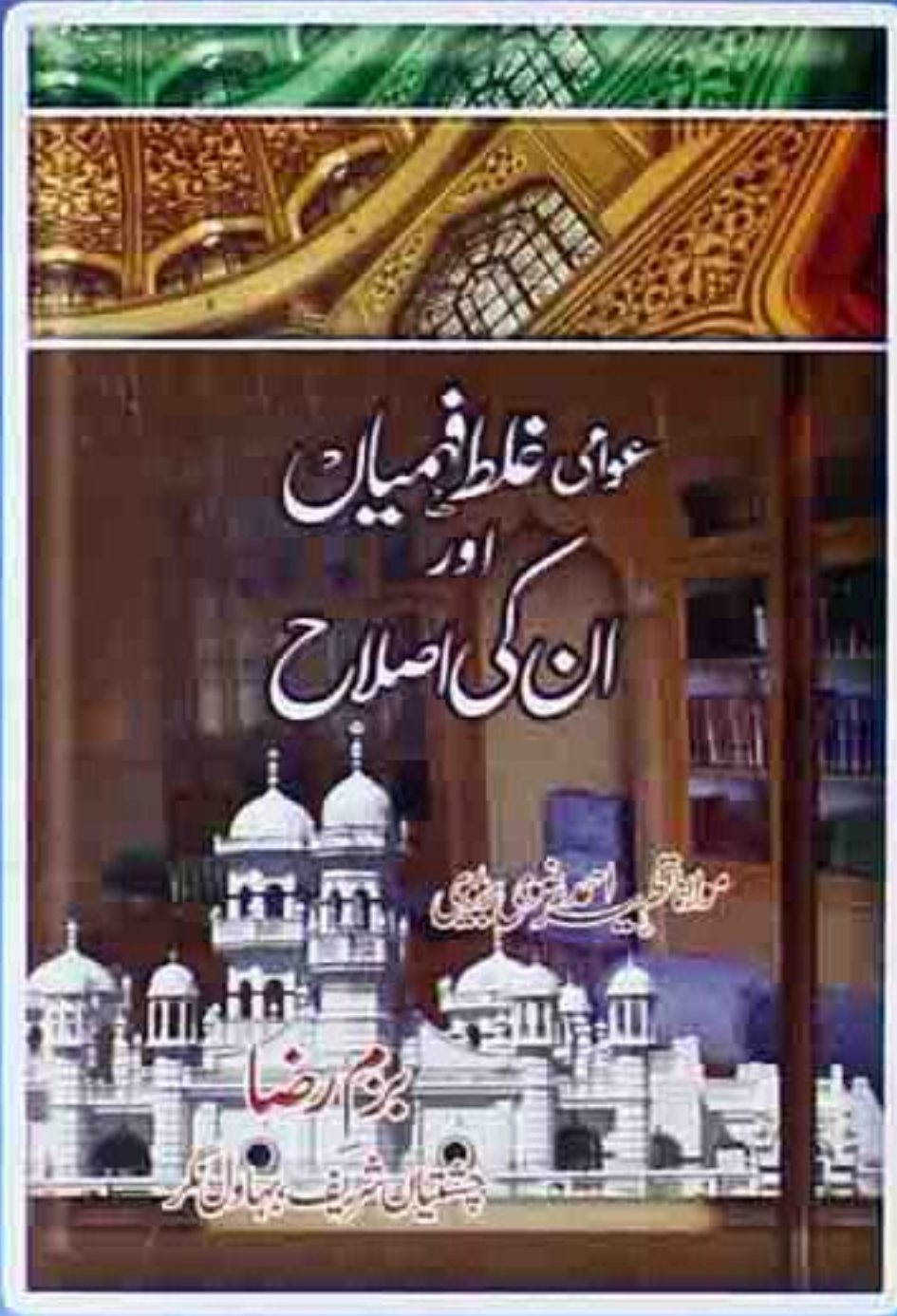
جائے اور لوگ منع کرنے پر قادر ہوں۔ اور منع نہ کریں تو اب عام و خاص سب کو عذاب ہوگا۔“ (شرح سنہ، کتاب الرقاق، باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر)

لہذا تمام مسلمان بھائیوں سے التماس ہے کہ سب مل کر اسے حتی الوسع ختم کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاء النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کر دے گا اور کسی شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی اللہ عزوجل اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی کرے گا اور جب کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کو طلب کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کچھ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت اور اس کے درس کے لیے جمع بھی ہوتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور جو فرشتے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اللہ عزوجل ان فرشتوں میں اس کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کے اعمال اس کو پیچھے کر دیں اس کا نسب انہیں آگے نہیں بڑھائے گا۔

(صحیح مسلم شریف، کتاب الذکر، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن و علی الذکر)



انوار الاسلام

در بار چوک پرانی چشتیاں، ضلع بہاولنگر

0303-4357576

تقسیم کار: بزمِ رضا چشتیاں شریف